اوّل ایڈیشن: ماہِ ذوالحجہ 1443ھ/جولائی 2022

عام فہم انداز میں قرآن کریم کی متعدد سورتوں کے مضامین کا خلاصہ

سورتوں کے مضامین کا خلاصہ

(پارہ نمبر 30: سورة النبأ تا سورة الیل مع سورة الفاتحة)

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے خاص کرم اور توفیق سے کچھ عرصہ قبل قرآن کریم کی سورتوں اور ان کے مضامین کا خلاصہ لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اب تک الحمدللہ سورتِ فاتحہ سمیت پارہ نمبر 30 کی سورتِ نبأ سے لے کر سورتِ لیل تک 16 سورتوں کا خلاصہ لکھا جاچکا ہے، اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے اس سلسلے کو پایہ تکمیل تک پہنچادے۔ یہ سلسلہ بہت پسند کیا گیا اور اسے یکجا شائع کرنے کا مطالبہ بھی سامنے آتا رہا، اس لیے مذکورہ سورتوں کا خلاصہ یکجا شائع کیا جارہا ہے تاکہ استفادہ میں سہولت ہو۔

واضح رہے کہ سورتوں کا خلاصہ لکھنے میں متعدد مستند عربی اور اردو تفاسیر اور دیگر متعلقہ کتب سے استفادہ کیا گیا ہے، جس کی تفصیل ان شاءاللہ کسی اور موقع پر درج کردی جائے گی۔

حضرات اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیرًا

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماکر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

ماہِ ذوالحجہ 1443ھ/ جولائی 2022

03362579499

خلاصۃُ سورۃ الفَاتِحَۃ

سورت کا تعارف:

1۔ "اَلْفَاتِحَۃ" کے معنی ہیں: کھولنے والی، آغاز کرنے والی، افتتاح کرنے والی۔ اس سورت کو فاتحہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے قرآن کریم کا آغاز اور اس کی ابتدا ہوتی ہے۔ اس کا ایک نام اُمّ القرآن بھی ہے کیوں کہ اس میں قرآن کریم کے بنیادی اور اصولی مضامین کا خلاصہ مذکور ہے، گویا کہ سورتِ فاتحہ متن ہے اور پورا قرآن کریم اس کی شرح ہے۔

2۔ یہ قرآن کریم کی پہلی سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی سات آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

صراط مستقیم سے وابستگی ہدایت ہے، اس لیے ہر ایک کو اس کی دعا مانگنی چاہیے۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

خلاصہ(1): حدیث کی رو سے سورتِ فاتحہ بنیادی طور پر دو باتوں پر مشتمل ہے: ایک بندے کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، اور دوسری بندے کی طرف سے دعا۔ چنانچہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (1) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (2) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (3)" میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی گئی ہے، جبکہ "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (4)" میں حمد وثنا کا پہلو بھی ہے اور دعا کا پہلو بھی ہے۔ اس کے بعد "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (5) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (6) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (7)" میں بندے کی طرف سے صراط مستقیم کی ہدایت کی دعا کی گئی ہے۔

خلاصہ(2): قرآن کریم میں چھ بنیادی مضامین بیان کیے گئے ہیں: توحید، رسالت، آخرت، اَحکام، ایمان والوں یعنی ہدایت یافتہ لوگوں کا تذکرہ اور ایمان نہ لانے والوں کا تذکرہ۔ سورتِ فاتحہ میں یہ چھ مضامین اجمالاً بیان کیے گئے ہیں، جیسے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (1) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (2)" میں توحید کا بیان ہے۔ "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (3)" میں قیامت کا بیان ہے۔ "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (4)" میں توحید اور احکام کا بیان ہے۔ "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (5) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (6)" میں رسالت اور ایمان والوں کا بیان ہے۔ اور "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (7)" میں منکرین یعنی ایمان سے محروم اور گمراہ لوگوں کا بیان ہے۔

خلاصہ(3): قرآن کریم میں پانچ بنیادی مضامین بیان کیے گئے ہیں: توحید، رسالت، آخرت، ایمان والوں یعنی ہدایت یافتہ لوگوں کا تذکرہ اور ایمان نہ لانے والوں کا تذکرہ۔ سورتِ فاتحہ میں یہ پانچ مضامین اجمالاً بیان کیے گئے ہیں، جیسے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (1) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (2)" میں توحید کا بیان ہے۔ "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (3)" میں قیامت کا بیان ہے۔ "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (4)" میں توحید کا بیان ہے۔ "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (5) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (6)" میں رسالت اور ایمان والوں کا بیان ہے۔ اور "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (7)" میں منکرین یعنی ایمان سے محروم اور گمراہ لوگوں کا بیان ہے۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا3: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، وہ وسیع اور کامل رحمت والا ہے اور روزِ جزا کا مالک بھی ہے کہ اس دن سارا اختیار اسی کے پاس ہو گا۔ اس لیے وہ اسی لائق ہے کہ صرف اسی کو معبود مانا جائے اور اس کی وحدانیت پر ایمان لایا جائے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (1) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (2) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (3)

آیت 4: بندے کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور اعتراف کہ اے اللہ! حقیقی معبودِ برحق صرف آپ ہی کی ذات ہے اور آپ ہی اس لائق ہے کہ صرف آپ ہی سے مدد مانگی جائے۔ اس لیے ہم صرف آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے مدد کے طلب گار ہیں:

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (4)

آیت 5تا7: اے اللہ! ہمیں سیدا راستہ دکھلا دیجیے، اُن لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام کیا ہے (جو کہ ہدایت یافتہ ہیں یعنی انبیاء اور صلحاء)، نہ کہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ہی اُن لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہوئے ہیں:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (5) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (6) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (7)

بندہ مبین الرحمٰن

26 شعبان 1443ھ/30 مارچ 2022

خلاصۃُسورۃالنَّبأ

سورت کا تعارف:

"اَلنَّبأ" کے معنی ہیں: خبر، واقعہ۔ "اَلنَّبأُ العَظِيم" کے معنی ہیں: بڑی خبر، زبردست واقعہ۔ اس سے مراد قیامت ہے۔ یہ قرآن کریم کی 78 نمبر سورت ہے، جو کہ مکی ہے اور اس کی چالیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

قیامت کا واقع ہونا یقینی ہے جس کے لیے ہر ایک کو تیاری کرنی چاہیے۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ قیامت یعنی موت کے بعد دوبارہ اُٹھائے جانے کا اِثبات۔

2۔ اللہ تعالیٰ کی نو قدرتوں کا ذکر کر کے امکانِ قیامت پر استدلال۔

3۔ قیامت کے بعض واقعات اور احوال کا ذکر۔

4۔ منکرینِ قیامت کے انکار و استہزا کا جواب اور ان کے عذاب کا ذکر۔

5۔ قیامت پر ایمان رکھنے والوں کے انعامات کا ذکر۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1 تا 5: قیامت کے بارے میں منکرینِ قیامت کے انکار اور استہزا پر مبنی سوالات کا تذکرہ اور ان کی تردید:

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ (1) عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ (2) الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ (3) كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ (4) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ (5)

آیت 6 تا 16: اللہ تعالیٰ کی نو قدرتوں کا ذکر کر کے قیامت کے ممکن ہونے کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ کرنے پر قادر ہے تو اس کے لیے قیامت قائم کرنا کچھ بھی مشکل نہیں، اس لیے قیامت واقع ہونا ممکن بھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر بھی ہے:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا (6) وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا (7) وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا (8) وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا (9) وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا (10) وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا (11) وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا (12)

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا (13) وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا (14) لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا (15)
وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا (16)

آیت 17 تا 20: قیامت قائم ہونے اور اس کے بعض احوال کا ذکر:

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا (17) يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا (18) وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ اَبْوَابًا (19) وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا (20)

آیت نمبر 21 تا 30: قیامت کے منکرین یعنی اس پر ایمان نہ رکھنے والوں کے بُرے انجام، سزا اور عذاب کا ذکر:

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (21) لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا (22) لّٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا (23) لَّا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا
وَّلَا شَرَابًا (24) اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا (25) جَزَآءً وِّفَاقًا (26) اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا (27)
وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا (28) وَّكُلَّ شَىْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتَابًا (29) فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا (30)

آیت نمبر 31 تا 36: قیامت پر ایمان رکھنے والوں کی جزا اور انعامات کا ذکر:

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا (31) حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا (32) وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا (33) وَّكَاْسًا دِهَاقًا (34) لَّا
يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰابًا (35) جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا (36)

آیت نمبر 37 تا 38: قیامت کے بعض احوال کا ذکر:

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا (37) يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا (38)

آیت نمبر 39 تا 40: قیامت کے برحق ہونے اور منکرینِ قیامت کا دوبارہ تذکرہ، نیز روزِ جزا کے لیے تیاری کی ترغیب:

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا (39) اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ
مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرَابًا (40)

بندہ مبین الرحمٰن

9 شعبان 1443ھ/13 مارچ 2022

خلاصۂ سورۃ النّٰزِعٰت

سورت کا تعارف:

"النّٰزِعٰت" کے معنی ہیں: نکالنے اور کھینچنے والے۔ یہاں انسانوں کی روح نکالنے والے فرشتے مراد ہیں۔ یہ قرآن کریم کی 79 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی چھیالیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

قیامت کا قائم ہونا یقینی ہے جس کے لیے ہر ایک کو تیاری کرنی چاہیے۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ قیامت یعنی موت کے بعد دوبارہ اُٹھائے جانے کا اِثبات۔

2۔ قیامت واقع ہونے اور روزِ قیامت کے چند واقعات واحوال کا بیان۔

3۔ قیامت کو جھٹلانے اور انکار کرنے والوں کو تنبیہ۔

4۔ اللہ تعالیٰ کی متعدد قدرتوں کا ذکر کر کے قیامت کے ممکن ہونے اور اس پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کا بیان۔

5۔ منکرینِ قیامت کے بُرے انجام اور قیامت پر ایمان رکھنے والوں کے انعام کا بیان۔

6۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تسلی۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1 تا 5: روح نکالنے والے فرشتوں اور ان کی ذمہ داریوں کو بیان کر کے قیامت کے یقینی ہونے کا ذکر:

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا (1) وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا (2) وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا (3) فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا (4) فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا (5)

آیت 6 تا 14: قیامت واقع ہونے کا بیان۔ منکرینِ قیامت کے انکار واستہزا کا جواب اور انجام۔ روزِ قیامت کے کچھ واقعات کا ذکر:

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ (6) تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ (7) قُلُوْبٌ یَّوْمَىٕذٍ وَّاجِفَةٌ (8) اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ (9) یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ (10) ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً (11) قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ (12)

فَاِنَّمَا هِيَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ (13) فَاِذَا هُمۡ بِالسَّاهِرَةِ (14)

آیت 15 تا 33: قیامت کو جھٹلانے اور سرکشی کرنے والوں کو تنبیہ۔ حضور اقدس ﷺ کو تسلی۔ اللہ تعالیٰ کی متعدد قدرتوں کا تذکرہ کر کے قیامت کے ممکن ہونے اور اس پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کا بیان:

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰى (15) اِذۡ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالۡوَادِ الۡمُقَدَّسِ طُوًى (16) اِذۡهَبۡ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ اِنَّهٗ طَغٰى (17) فَقُلۡ هَلۡ لَّكَ اِلٰٓى اَنۡ تَزَكّٰى (18) وَاَهۡدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخۡشٰى (19) فَاَرٰىهُ الۡاٰيَةَ الۡكُبۡرٰى (20) فَكَذَّبَ وَعَصٰى (21) ثُمَّ اَدۡبَرَ يَسۡعٰى (22) فَحَشَرَ فَنَادٰى (23) فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الۡاَعۡلٰى (24) فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الۡاٰخِرَةِ وَالۡاُوۡلٰى (25) اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّمَنۡ يَّخۡشٰى (26) ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ‌ؕ بَنٰٮهَا (27) رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰٮهَا (28) وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا (29) وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰٮهَا (30) اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰٮهَا (31) وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰٮهَا (32) مَتَاعًا لَّـكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ (33)

آیت 34 تا 41: قیامت واقع ہونے کا بیان۔ قیامت کے منکرین اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے چلنے والوں کے بُرے انجام، اور قیامت پر ایمان رکھنے اور روزِ قیامت حساب و کتاب کے ڈر سے خواہشاتِ نفس سے بچنے والوں کے انعام کا بیان:

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى (34) يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى (35) وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى (36) فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى (37) وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا (38) فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى (39) وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى (40) فَاِنَّ الۡجَـنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰى (41)

آیت 42 تا 46: منکرینِ قیامت کے ایک سوال کا جواب اور حضور اقدس ﷺ کے لیے تسلی:

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا (42) فِيۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰٮهَا (43) اِلٰى رَبِّكَ مُنۡتَهٰٮهَا (44) اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ يَّخۡشٰٮهَا (45) كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰٮهَا (46)

بندہ مبین الرحمٰن

10 شعبان 1443ھ / 14 مارچ 2022

خلاصۃ سورۃ عبس

سورت کا تعارف:

1۔ "عَبَسَ" کے معنی ہیں: ناگواری کا اظہار کرنا۔ اس کا پسِ منظر یہ ہے کہ ایک بار حضور اقدس ﷺ سردارانِ مکہ کو دعوتِ اسلام دینے میں مشغول تھے کہ اتنے میں وہاں ایک نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضور اقدس ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرکے کوئی سوال پوچھنے لگے، تو اس وقت حضور اقدس ﷺ کو ان کا آنا اور اہم کام میں خلل انداز ہونا ناگوار گزرا، جس کی وجہ سے ان صحابی کو جواب دینے سے اعراض فرمایا، چنانچہ اسی بات پر تنبیہ اور نصیحت کے طور پر یہ سورت نازل ہوئی، جس میں یہ بتلایا گیا کہ یہ طالبِ حق مخلص صحابی توجہ کے زیادہ مستحق ہیں بنسبت ان سرکش سردارانِ مکہ کے۔

2۔ سورت "عَبَسَ" قرآن کریم کی 80 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی بیالیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

- مخلص طالبِ حق مسلمانوں کی دلجوئی کی تاکید۔
- ناشکرے، سرکش اور نافرمان انسان کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اُس کا شکر بجالانے کی دعوت۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ حضور اقدس ﷺ کا سردارانِ مکہ کو دعوت دینے کے دوران حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کے خلل انداز ہونے پر ناگواری کے اظہار اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ اور نصیحت کا بیان۔

2۔ دعوت و تبلیغ کے ایک اہم ادب کا بیان کہ مخلص طالبِ صادق شخص توجہ کا زیادہ مستحق ہے بنسبت غیر طالب اور سرکش شخص کے۔

3۔ سرکش اور ناشکرے انسان کو اس کی تخلیق اور کھانے میں غور کرکے ایمان اور شکر بجالانے کی دعوت۔

4۔ قیامت واقع ہونے اور اس کی شدت کے باعث اس میں نفسا نفسی کا عالم طاری ہونے کا بیان۔

5۔ روزِ قیامت کامیاب ہونے والے نیک لوگوں کی خوشی اور ناکام ہونے والے بُرے اور سرکش لوگوں کے غم کا بیان۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا16: حضور اقدس ﷺ کا سرداران مکہ کو دعوت دینے کے دوران حضرت عبد اللہ بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کے تشریف لانے اور خلل انداز ہونے پر ناگواری کا بیان اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ اور نصیحت کا ذکر۔ قرآن کریم سے نصیحت حاصل کرنے کی ترغیب:

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى (1) اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى (2) وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى (3) اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى (4)
اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى (5) فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى (6) وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى (7) وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى (8) وَهُوَ
يَخْشٰى (9) فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى (10) كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ (11) فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ (12) فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ
(13) مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ (14) بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ (15) كِرَامٍ بَرَرَةٍ (16)

آیت 17تا32: انسان کے ناشکرا ہونے کا بیان کہ وہ اپنی اصل حقیقت اور اللہ تعالیٰ کے انعام واحسان کو بھول کر نافرمانی اور سرکشی اختیار کر لیتا ہے۔ انسان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کو بیان کر کے قیامت قائم ہونے کا ذکر۔ انسان کی غذا کے تمام مراحل یعنی بیج بونے، بارش برسنے، کھیت اُگنے اور پھر اس میں مختلف قسم کے پھل اور سبزیاں تیار ہونے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ذکر کر کے انسان کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے اور سرکشی ترک کرنے کی دعوت:

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ (17) مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ (18) مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ (19) ثُمَّ
السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ (20) ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (21) ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ (22) كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ (23)
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ (24) اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا (25) ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا (26)
فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا (27) وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا (28) وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا (29) وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا (30) وَّفَاكِهَةً
وَّاَبًّا (31) مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ (32)

آیت 33تا42: قیامت قائم ہونے کا بیان۔ قیامت کی شدت کے باعث اس میں نفسا نفسی کے عالم کا تذکرہ۔ روزِ قیامت نیک لوگوں کے کامیاب ہونے اور بدلوگوں کے ناکام ہونے کا بیان:

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ (33) يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ (34) وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ (35) وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ
(36) لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ (37) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ (38) ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ

(39) وَّوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ (40) تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (41) أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ (42)

بندہ مبین الرحمٰن

11 شعبان 1443ھ/15 مارچ 2022

خلاصۃ سورۃ التَّکوِیر

سورت کا تعارف:

"اَلتَّکْوِیْر" کے معنی ہیں: لپیٹنا، بے نور کر دینا۔ اس سورت میں قیامت قائم ہونے کے وقت سورج کے لپیٹے جانے یعنی بے نور کر دیے جانے کا ذکر ہے۔ یہ قرآن کریم کی 81 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی اُنتیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

- قیامت قائم ہونا برحق ہے جس کے لیے ہر ایک کو تیاری کرنی چاہیے۔
- قرآن کریم سچی کتاب اور حضور اقدس ﷺ سچے نبی ہیں۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ قیامت قائم ہونے اور روزِ قیامت کے ہولناک احوال وواقعات ذکر کرکے اس پر ایمان لانے اور اس دن کے لیے تیاری کرنے کی دعوت۔

2۔ تین قسمیں کھا کر حضرت جبریل علیہ السلام کی عظمتِ شان، قرآن کریم کی حقانیت اور حضور اقدس ﷺ کی نبوت کی صداقت کا بیان۔

3۔ قرآن کریم سے نصیحت حاصل کرنے کی ترغیب اور دعوت۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا14: قیامت قائم ہونے کے ہولناک واقعات اور احوال کا بیان کہ کائنات کا یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، پھر روزِ قیامت ہر شخص اپنے اعمال نامہ کو دیکھ لے گا، اس لیے ہر شخص کو اس دن کے لیے بھرپور تیاری کرنی چاہیے۔ ان آیات میں مذکور پہلے چھ واقعات (آیت 1تا6) قیامت قائم ہونے یعنی پہلا صور پھونکے جانے کے وقت سے تعلق رکھتے ہیں، جبکہ باقی چھ واقعات (آیت 7تا13) قائم ہو جانے کے بعد یعنی روزِ قیامت سے تعلق رکھتے ہیں:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (1) وَاِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ (2) وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ (3) وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (4) وَاِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ (5) وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ (6) وَاِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ (7) وَاِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ

(8) بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ (9) وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (10) وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ (11) وَاِذَا الْجَحِیْمُ
سُعِّرَتْ (12) وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ (13) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ (14)

آیت 15تا29: تین قسمیں کھا کر حضرت جبریل علیہ السلام کی عظمت، قوت اور امانت، قرآن کریم کی حقانیت اور حضور اقدس ﷺ کی نبوت اور صداقت بیان کی گئی۔ قرآن کریم سے نصیحت حاصل کرنے کی ترغیب اور دعوت دی گئی:

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ (15) الْجَوَارِ الْكُنَّسِ (16) وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ (17) وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ
(18) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ (19) ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ (20) مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ (21) وَّمَا
صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ (22) وَّلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ (23) وَمَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (24) وَّمَا هُوَ
بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ (25) فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ (26) اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (27) لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ
یَّسْتَقِیْمَ (28) وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ (29)

بندہ مبین الرحمٰن

11 شعبان 1443ھ/15 مارچ 2022

خلاصۂ سورۃ الْاِنْفِطَار

سورت کا تعارف:

"اَلْاِنْفِطَار" کے معنی ہیں: پھٹ جانا۔ اس سورت کے آغاز میں قیامت قائم ہونے کے وقت آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے۔ یہ قرآن کریم کی 82 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی اُنیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

- قیامت قائم ہونا اور اس میں اعمال کا حساب ہونا برحق ہے جس کے لیے ہر ایک کو تیاری کرنی چاہیے۔
- اپنے حقیقی مُنعِم اور مُحسِن ذات اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جانے والے انسان سے شکوہ اور اس کو تنبیہ۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ قیامت کے بعض ہولناک احوال و واقعات ذکر کر کے اس پر ایمان لانے اور اس دن کے لیے تیاری کرنے کی دعوت۔

2۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات بھلا کر اس سے غافل ہونے اور قیامت کا انکار کرنے والے انسان سے شکوہ کر کے اس کو تنبیہ کہ فرشتے انسان کا ہر عمل لکھ رہے ہیں جو کہ قیامت کے دن سامنے آجائے گا، اس لیے یہ غفلت و انکار ہرگز درست نہیں۔

3۔ فریقَین یعنی نیک اور بد گروہوں کے اُخروی انجام اور ٹھکانے کا بیان۔

4۔ روزِ قیامت کی ہولناکی کا تذکرہ کہ اس دن ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہو گی اور کوئی اس کی اجازت کے بغیر کسی کے کام نہیں آسکے گا۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1 تا 5: قیامت قائم ہونے کے ہولناک واقعات اور احوال کا بیان کہ کائنات کا یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، پھر روزِ قیامت ہر شخص اپنے اعمال نامہ کو دیکھ لے گا، اس لیے ہر شخص کو اس دن کے لیے بھرپور تیاری کرنی چاہیے:

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ (1) وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ (2) وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ (3) وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ (4) عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ (5)

آیت 6 تا 19: انسان سے شکوہ کہ جس رب نے تجھے یہ پیارا وجود بخشا ہے اسی سے تو غافل ہو گیا ہے اور اس کے احسانات کو بھلا کر آخرت کی جوابدہی کو جُھٹلا دیتا ہے، حالاں کہ متعلقہ فرشتے تیرا ہر عمل لکھ رہے ہیں۔ پھر کل قیامت کے دن لوگ دو

گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے کہ نیک لوگ جنت میں جبکہ بُرے لوگ جہنم میں جائیں گے اور یہ سب کچھ قیامت کے دن ہو گا جو کہ بہت ہولناک دن ہو گا جس دن سارا اختیار اور ساری بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہو گی اور اس کی مرضی کے بغیر کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا:

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (6) الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ (7) فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (8) كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ (9) وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ (10) كِرَامًا كَاتِبِيْنَ (11) يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (12) اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ (13) وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ (14) يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ (15) وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ (16) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ (17) ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ (18) يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا وَّالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ (19)

بندہ مبین الرحمٰن

13 شعبان 1443ھ/17 مارچ 2022

خلاصۂ سورۃ المُطَفِّفِیْن

سورت کا تعارف:

1۔ "اَلتَّطْفِیْف" کے معنی ہیں: ناپ تول میں کمی کرنا۔ اس سورت کے آغاز میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے وعید کا ذکر ہے۔ واضح رہے کہ متعدد اہلِ علم کے نزدیک "اَلتَّطْفِیْف" صرف ناپ تول کی کمی کو نہیں کہتے بلکہ اس کا دائرہ بہت وسیع ہے کہ اس وعید میں ہر وہ شخص داخل ہے کہ جو باہمی معاملات اور حقوق کے لین دین میں انصاف سے کام نہیں لیتا کہ کسی معاملے میں اپنا حق تو پورا وصول کرتا ہے لیکن دوسروں کو اس کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔

2۔ یہ قرآن کریم کی 83 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی چھتیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

- حقوق العباد کی ادائیگی کی تاکید اور اس میں کوتاہی پر وعید۔
- فریقین یعنی نیک اور بد گروہوں کے انجام کا تذکرہ۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ ناپ تول میں کمی اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے کے گناہ پر وعید بیان کرکے اس سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے اس بات کا بیان کہ ایسی برائیاں عموماً آخرت کی جوابدہی اور حساب کا احساس نہ ہونے کا نتیجہ ہے، اس لیے آخرت میں جوابدہی کی فکر پیشِ نظر رہنی چاہیے تاکہ بُرائیوں سے بچنا آسان ہو۔

2۔ قیامت کے منکرین اور ان کی سزاؤں کا تذکرہ۔

3۔ نیک لوگوں کے جنت میں داخل ہونے اور وہاں انھیں طرح طرح کی نعمتیں ملنے کا بیان۔

4۔ نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ترغیب۔

5۔ دنیا میں مسلمانوں کا مذاق اُڑانے والوں کے انجامِ بد کا بیان اور تنبیہ کہ آج تو یہ کُفّار مجرمین مسلمانوں کا مذاق اُڑا رہے ہیں، جبکہ کل آخرت میں مسلمان ان کے برے انجام کو دیکھ کر ان پر ہنسیں گے۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا6: ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے سخت وعید ذکر کرکے یہ بیان کیا گیا کہ ایسی برائیوں کا ارتکاب عموماً

آخرت کی جوابدہی سے غفلت کی وجہ سے ہوتا ہے، اس لیے آخرت میں ہر عمل کا حساب دینے کی فکر مدّ نظر رہنی چاہیے تا کہ ایسی تمام برائیوں سے بچنے میں آسانی ہو:

وَيۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِيۡنَ (1) الَّذِيۡنَ اِذَا اكۡتَالُوۡا عَلَى النَّاسِ يَسۡتَوۡفُوۡنَ (2) وَاِذَا كَالُوۡهُمۡ اَوْ وَّزَنُوۡهُمۡ يُخۡسِرُوۡنَ (3) اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ (4) لِيَوۡمٍ عَظِيۡمٍ (5) يَّوۡمَ يَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ (6)

آیت 7تا17: بدکار اور منکرینِ قیامت کا اعمال نامہ ''سِجِّيۡن'' میں رکھا جاتا ہے جو کہ جہنم کا ایک مقام ہے، جہاں مرنے والے کافروں کی روحوں کو رکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور قرآنی آیات کا انکار کرتے اور مذاق اُڑاتے ہیں۔ ان کے اعمالِ بد کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے جس کی وجہ سے حق قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بھی محروم کیے جائیں گے اور انھیں جہنم میں داخل کر کے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم انکار کرتے تھے:

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡفُجَّارِ لَفِىۡ سِجِّيۡنٍ (7) وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا سِجِّيۡنٌ (8) كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ (9) وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ (10) الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ (11) وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ (12) اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ (13) كَلَّا بَلۡ رَانَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ (14) كَلَّاۤ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ (15) ثُمَّ اِنَّهُمۡ لَصَالُوا الۡجَحِيۡمِ (16) ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ (17)

آیت 18تا28: نیک لوگوں کا اعمال نامہ ''عِلِّيِّيۡنَ'' میں رکھا جاتا ہے جو کہ جنت کا ایک مقام ہے، جہاں مرنے کے بعد نیک لوگوں کی روحوں کو رکھا جاتا ہے، اور وہ خود بھی جنت میں جائیں گے اور انھیں جنت میں طرح طرح کی نعمتیں ملیں گی۔ اس لیے ہر ایک کو نیک اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہیے کہ در حقیقت مقابلہ کرنے کے کام یہی ہیں:

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الۡاَبۡرَارِ لَفِىۡ عِلِّيِّيۡنَ (18) وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا عِلِّيُّوۡنَ (19) كِتٰبٌ مَّرۡقُوۡمٌ (20) يَّشۡهَدُهُ الۡمُقَرَّبُوۡنَ (21) اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِىۡ نَعِيۡمٍ (22) عَلَى الۡاَرَآئِكِ يَنۡظُرُوۡنَ (23) تَعۡرِفُ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ

نَضۡرَةَ النَّعِيۡمِ (24) يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ (25) خِتٰمُهٗ مِسۡكٌ ‌ؕ وَفِىۡ ذٰلِكَ فَلۡيَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ (26) وَمِزَاجُهٗ مِنۡ تَسۡنِيۡمٍ (27) عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ (28)

آیت 29 تا 36: دنیا میں یہ کفّار مجرمین لوگ مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں، جبکہ آخرت میں مسلمان ان مجرمین کا انجامِ بد دیکھ کر ان پر ہنسیں گے:

اِنَّ الَّذِيۡنَ اَجۡرَمُوۡا كَانُوۡا مِنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يَضۡحَكُوۡنَ (29) وَاِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ يَتَغَامَزُوۡنَ (30) وَاِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰٓى اَهۡلِهِمُ انۡقَلَبُوۡا فَكِهِيۡنَ (31) وَاِذَا رَاَوۡهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ لَضَآلُّوۡنَ (32) وَمَاۤ اُرۡسِلُوۡا عَلَيۡهِمۡ حٰفِظِيۡنَ (33) فَالۡيَوۡمَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنَ الۡكُفَّارِ يَضۡحَكُوۡنَ (34) عَلَى الۡاَرَآئِكِ ۙ يَنۡظُرُوۡنَ (35) هَلۡ ثُوِّبَ الۡكُفَّارُ مَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ (36)

بندہ مبین الرحمٰن

14 شعبان 1443ھ/18 مارچ 2022

خلاصۃُ سورۃ الْاِنْشِقَاق

سورت کا تعارف:

"اَلْاِنْشِقَاق" کے معنی ہیں: پھٹ جانا۔ اس سورت کے آغاز میں قیامت قائم ہونے کے وقت آسمان کے پھٹ جانے کا ذکر ہے۔ یہ قرآن کریم کی 84 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی پچیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

قیامت قائم ہونا برحق ہے جس میں ہر شخص کو اپنے کیے کا بدلہ ضرور ملے گا۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ قیامت قائم ہونے کے بعض ہولناک واقعات واحوال کا بیان۔

2۔ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ آخرت میں ملنے کا ذکر کر کے آخرت کی تیاری کی ترغیب۔

3۔ روزِ قیامت لوگوں کے دو گروہوں میں تقسیم ہونے کا بیان کہ کامیاب گروہ کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، جبکہ ناکام گروہ کو نامہ اعمال پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا اور وہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے۔

4۔ تین قسمیں کھا کر اس حقیقت کا بیان کہ انسان کی حالت کا بدلتے رہنا یہ خبر دیتا ہے کہ انسان کی یہ موجودہ حالت بلکہ یہ سارا نظام یوں ہی باقی نہیں رہے گا بلکہ یہ سارا نظام درہم برہم ہو کر قیامت ضرور قائم ہو گی، اس لیے قیامت پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے لیے تیاری کر لینی چاہیے۔

5۔ اللہ تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان نہ رکھنے والے لوگ آخرت میں شدید عذاب کے مستحق ہیں، جبکہ ایمان اور اعمال صالحہ والے لوگ اُخروی عذاب سے محفوظ ہونے کے ساتھ ساتھ نہ ختم ہونے والے اَجر کے بھی حق دار ہیں۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1 تا 5: قیامت قائم ہونے کے بعض ہولناک واقعات واحوال کا بیان کہ اس وقت کائنات کا یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا:

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ (1) وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (2) وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ (3) وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ (4) وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (5)

آیت6تا 15: ہر شخص دنیا میں جو بھی عمل کرتا ہے اُس کو آخرت میں اس کا بدلہ ضرور ملے گا، اسی وجہ سے روزِ قیامت لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک تو کامیاب گروہ جنھیں نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان سے نرم حساب لیا جائے گا، جس پر وہ بہت خوش ہوں گے، اور دوسرا ناکام گروہ جنھیں نامہ اعمال پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا اور وہ جہنم میں داخل ہوں گے، اس کی وجہ یہی ہے کہ انھیں قیامت کے قائم ہونے اور اس میں اعمال کا حساب ہونے پر یقین نہ تھا:

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ (6) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ (7) فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا (8) وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (9) وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ (10) فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا (11) وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا (12) اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا (13) اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ (14) بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا (15)

آیت16تا19: تین قسمیں کھا کر بتلایا گیا کہ انسان کی حالت تبدیل ہوتی رہتی ہے اور یہ موجودہ حالت بھی باقی نہیں رہے گی، بلکہ یہ سارا نظام بھی یوں باقی نہیں رہے گا، جس سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ قیامت ضرور قائم ہو گی، اس لیے قیامت پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے لیے تیاری کر لینی چاہیے:

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ (16) وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ (17) وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ (18) لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (19)

آیت20تا25: ماقبل میں مذکور اس ساری حقیقت کے باوجود یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے اور قرآنی آیات سے اثر کیوں نہیں لیتے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ ایسے لوگ آخرت میں دردناک عذاب کے مستحق ہیں، البتہ وہ لوگ عذاب سے محفوظ ہیں کہ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے:

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (20) وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ (21) بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ (22) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ (23) فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (24) اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (25)

بندہ مبین الرحمٰن

14 شعبان 1443ھ/18 مارچ 2022

خلاصۃُ سورۃ البُرُوْج

سورت کا تعارف:

1۔ ''اَلْبُرُوْج''، جمع ہے ''البُرْج'' کی، اس کے معنی ہیں: قلعے، محلات۔ یہاں آسمان کے بڑے بڑے ستارے مراد ہیں، جبکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے وہ آسمانی مکانات مراد ہیں جو کہ آسمان میں پہرہ دینے اور نگرانی کرنے والے فرشتوں کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اس سورت کے آغاز میں آسمان کے ان بڑے ستاروں اور مکانات کی قسم کھائی گئی ہے۔

2۔ اس سورت میں اَصحابُ الاُخدُود کے قصے کا ذکر ہے کہ اس میں ایک بُت پرست بادشاہ کی جانب سے آگ کی خندقیں کھود کر ایسے بہت سے اہلِ ایمان کو ان میں ڈال کر جلا دیا گیا جنھوں نے اللہ تعالٰی کے سوا کسی اور کو معبود ماننے سے انکار کیا اور اپنے اس عقیدے پر ایسی استقامت دکھائی کہ اس آگ میں جلنا تو گوارہ کیا لیکن ایمان سے پھرنا گوارہ نہ کیا۔

3۔ یہ قرآن کریم کی 85 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی بائیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

- ایمان پر استقامت کی تاکید و فضیلت اور مسلمانوں کو تسلی۔
- مسلمانوں کو ستانے والوں کا انجامِ بد۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ تین قسمیں کھا کر اصحابُ الاُخدود کے قصے کا بیان کہ ان مؤمنوں کو صرف اس لیے آگ کی خندقوں میں ڈال کر سزا دی گئی کہ وہ اللہ تعالٰی پر ایمان رکھتے تھے اور اسی کو معبود مانتے تھے۔

2۔ مؤمنوں کو ستانے اور ان پر ظلم کرنے والوں کے لیے شدید وعید کا بیان۔

3۔ ایمان اور اعمالِ صالحہ کے پابند مؤمنین کے لیے جنت اور کامیابی کی بشارت۔

4۔ اللہ تعالٰی کی عظمت اور اس کے انتقام لینے کی قدرت ذکر کر کے اس بات کا بیان کہ اس کی پکڑ بڑی سخت ہے، جیسا کہ فرعون اور قومِ ثمود کے واقعات اس کی دلیل ہیں۔

5۔ قرآن کریم کی عظمتِ شان اور حفاظت کا بیان۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا9: تین قسمیں کھا کر اصحابُ الاُخدود کا قصہ بیان کیا کہ ان مؤمنوں کو صرف اس لیے آگ کی خندقوں میں ڈال کر سزادی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے تھے اور اس کے سوا کسی اور کو معبود نہیں مانتے تھے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ (1) وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ (2) وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ (3) قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ (4) النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ (5) اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ (6) وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ (7) وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ (8) الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ (9)

آیت 10: جن ظالموں نے مؤمنوں کو ناحق ستایا اور سزادی، پھر انھوں نے اس ظلم سے توبہ بھی نہ کی تو ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب تیار کیا گیا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ (10)

آیت 11: جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اُن کے لیے جنت کی بشارت ہے اور اصل کامیابی یہی ہے۔ اس میں مؤمنوں کے لیے بڑی تسلی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ (11)

آیت 12تا20: اللہ تعالیٰ عظمت اور اس کے انتقام لینے کی قدرت ذکر کر کے یہ بتایا گیا کہ اس کی پکڑ بڑی سخت ہے، وہ مجرمین کو بڑی سخت سزادینے پر قادر ہے، جیسا کہ فرعون اور قومِ ثمود کے واقعات اس کی دلیل ہیں:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (12) اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ (13) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ (14) ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ (15) فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (16) هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ (17) فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ (18) بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ (19) وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ (20)

آیت 22،21: قرآن کریم کی عظمتِ شان اور حفاظت کا بیان کہ ان منکرین کے انکار سے قرآن کریم پر کوئی اثر نہیں پڑتا:

بَلۡ هُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِيۡدٌ (21) فِىۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ (22)

بندہ مبین الرحمٰن

15 شعبان 1443ھ/19 مارچ 2022

خلاصۂ سورۃ الطّارِق

سورت کا تعارف:

1۔ ''اَلطَّارِق'' کے معنی ہیں: رات کو نمودار ہونے والا، رات کو آنے والا۔ یہاں رات کو نمودار ہونے والا چمکتا ستارہ مراد ہے۔اس سورت کے آغاز میں رات کو نمودار ہونے والے روشن اور چمکتے ستارے کی قسم کھائی گئی ہے۔

2۔یہ قرآن کریم کی 86 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی سترہ آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

قیامت قائم ہونا برحق ہے جس کے لیے ہر ایک کو تیاری کر لینی چاہیے۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔آسمان اور روشن ستارے کی قسم کھا کر اس بات کا بیان کہ ہر انسان پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اعمال کو لکھتے ہیں۔

2۔انسان کو اپنی تخلیق پر غور و فکر کی دعوت دے کر قیامت کے برحق ہونے کا بیان کہ جیسے اللہ تعالیٰ اس کی پہلی بار تخلیق پر قادر ہے اسی طرح قیامت میں دوسری بار اُٹھانے پر بھی قادر ہے۔

3۔دو قسمیں کھا کر قرآن کریم کی صداقت اور قولِ فیصل ہونے کا بیان۔

4۔ کفار کے مکر و فریب کا ذکر کر کے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل اور مہلت دینے کا بیان۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا3: آسمان اور روشن ستارے کی قسم کھا کر یہ بتلایا گیا کہ ہر انسان کے ساتھ نگران فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے اعمال کو لکھتے ہیں اور یہ سب کچھ قیامت کے دن سامنے آجائے گا:

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ (1) وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ (2) النَّجْمُ الثَّاقِبُ (3) اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ (4)

آیت 4تا10: انسان کو اپنی تخلیق پر غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ اس کی پہلی بار تخلیق پر قادر ہے اسی طرح قیامت میں دوسری بار اُٹھانے پر بھی قادر ہے۔ پھر روزِ قیامت سارے راز ظاہر کر دیے جائیں گے، اس دن انسان کے پاس نہ تو کوئی طاقت ہو گی اور نہ ہی اس کا کوئی مددگار ہو گا:

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ (5) خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ (6) يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ (7)

اِنَّهٗ عَلٰى رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌؕ (8) يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُۙ (9) فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍؕ (10)

آیت 11تا17: دو قسمیں کھا کر بتلایا گیا کہ قرآن کریم ایک سچی اور فیصلہ کن کتاب ہے۔ پھر کفار کے مکر و فریب کا تذکرہ کر کے یہ بتلایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کو مہلت اور ڈھیل دی جارہی ہے، پھر ان پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ آئے گی:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ (11) وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ (12) اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ (13) وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ (14) اِنَّهُمۡ يَكِيۡدُوۡنَ كَيۡدًا (15) وَّاَكِيۡدُ كَيۡدًا () فَمَهِّلِ الۡكٰفِرِيۡنَ اَمۡهِلۡهُمۡ رُوَيۡدًا (17)

بندہ مبین الرحمٰن

17 شعبان 1443ھ/21 مارچ 2022

خلاصۂ سورۃ الاَعلٰی

سورت کا تعارف:

1۔ ''اَلۡاَعۡلٰی'' کے معنی ہیں: عالی شان، سب سے برتر۔ یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت کے آغاز میں تعالیٰ کی صفت ''اَلۡاَعۡلٰی'' کا ذکر ہے۔

2۔ یہ قرآن کریم کی 87 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی اُنیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

آخرت میں پوری طرح کامیابی حاصل کرنے کی ترغیب۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ اللہ تعالیٰ کی صفتِ تخلیق اور صفتِ ہدایت ذکر کر کے اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے کا حکم۔

2۔ قرآن کریم یاد ہونے کے بارے میں حضور اقدس ﷺ کو تسلی اور بشارت کہ یہ آپ سے بھولے گا نہیں۔

3۔ حضور اقدس ﷺ کو اس بات کی ترغیب کہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہیے۔

4۔ آخرت کی پوری کامیابی اپنا تزکیہ کرنے اور نماز ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا5: اُس عالی شان رب کی تسبیح بیان کرنے کا حکم دیا جارہا ہے جس نے خوبصورت سانچے میں انسان کی تخلیق کی اور اسے ہدایت بخشی، جس نے سبز چارہ زمین سے اُگایا، پھر اس کو کالے رنگ کا کوڑا یعنی ناکارہ اور بیکار بنا دیا۔ اس سے واضح ہوا کہ ایک دن یہ دنیا بھی باقی نہیں رہے گی:

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى (1) الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰى (2) وَالَّذِىۡ قَدَّرَ فَهَدٰى (3) وَالَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰى (4) فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰى (5)

آیت 6تا13: حضور اقدس ﷺ کو مخاطب کر کے تسلی کے طور پر فرمایا کہ اس قرآن کریم کو یاد رکھنا آپ کے لیے آسان کر دیں گے، سو یہ آپ سے بھولے گا نہیں۔ آپ اس قرآن کریم کے ذریعے لوگوں کو نصیحت کیجیے، جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا وہ اس نصیحت کو قبول کرلے گا، اور بدنصیب شخص اس سے اِعراض کرے گا، جس نے جہنم میں داخل ہونا ہے

اور وہاں نہ جی سکے گا اور نہ ہی مر سکے گا:

سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى (6) اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفٰى (7) وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرٰى (8) فَذَكِّرۡ اِنۡ نَّفَعَتِ الذِّكۡرٰى (9) سَيَذَّكَّرُ مَنۡ يَّخۡشٰى (10) وَيَتَجَنَّبُهَا الۡاَشۡقَى (11) الَّذِىۡ يَصۡلَى النَّارَ الۡكُبۡرٰى (12) ثُمَّ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى (13)

آیت 14تا19: جو شخص اپنے آپ کو گناہوں اور برائیوں سے پاک کر کے اپنا تزکیہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نماز ادا کرے گا تو وہ آخرت میں پوری طرح کامیاب ہو گا، لیکن کئی لوگ آخرت پر دنیا کو ترجیح دیتے ہیں، حالاں کہ آخرت ہر اعتبار سے بہتر ہے۔ یہ بات پچھلے صحیفوں یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے صحیفوں میں بھی مذکور تھی:

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى (14) وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (15) بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا (16) وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى (17) اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰى (18) صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى (19)

بندہ مبین الرحمٰن

17 شعبان 1443ھ/21مارچ 2022

خلاصۃُ سورۃ الغَاشِیۃ

سورت کا تعارف:

1۔ ''اَلْغَاشِیَۃ'' کے معنی ہیں: ڈھانپنے والی، چھپانے والی۔ یہاں مراد قیامت ہے کیوں کہ اس کی ہولناکی بھی ساری کائنات کو ڈھانپ دے گی یعنی ہر چیز پر اس کا اثر پڑے گا۔اس سورت کے آغاز میں قیامت کے اسی غاشیہ نام کا ذکر ہے۔

2۔یہ قرآن کریم کی 88 نمبر سورت ہے، جو کہ مّکی ہے اور اس کی چھبیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

قیامت برحق ہے جس میں ہر ایک شخص کی کامیابی اور ناکامی واضح ہو کر سامنے آجائے گی۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ قیامت میں لوگوں کے دو گروہوں یعنی جنّتی اور جہنمی گروہوں میں تقسیم ہو جانے اور ہر ایک گروہ کے انجام اور جزا کا بیان۔

2۔اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور وفکر کی دعوت دے کر کفار اور مشرکین کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے کی دعوت۔

3۔ حضور اقدس ﷺ کے لیے تسلی کہ آپ کا کام صرف نصیحت کرنا ہے، ہدایت دینا اور منوانا آپ کی ذمہ داری نہیں۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا16: غاشیہ یعنی قیامت کے بعض احوال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے: ایک گروہ تو شدید شرمندگی اور ذلت کا شکار ہو گا اور جہنم میں جائے گا، جہاں انھیں آگ کی سخت سزا دی جائے گی، اور انھیں پینے کے لیے کھولتا ہوا گرم پانی اور کھانے کے لیے کانٹے دار جھاڑ ملے گی، جس سے ظاہر ہے کہ ان کی بھوک اور پیاس کسی صورت نہیں مٹ سکے گی۔ دوسرا گروہ خوشی سے سرشار ہو گا اور جنت میں جائے گا، جہاں ان کو طرح طرح کی نعمتیں میسر آئیں گی:

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ (1) وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ (2) عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (3) تَصۡلٰى نَارًا حَامِيَةً (4) تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ (5) لَّيۡسَ لَهُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِيۡعٍ (6) لَّا يُسۡمِنُ وَلَا يُغۡنِىۡ مِنۡ جُوۡعٍ (7) وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ (8) لِّسَعۡيِهَا رَاضِيَةٌ (9) فِىۡ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (10) لَّا تَسۡمَعُ فِيۡهَا لَاغِيَةً (11) فِيۡهَا

عَیْنٌ جَارِیَۃٌ(12)فِیْھَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ(13)وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ(14)وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَۃٌ(15)وَّزَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ(16)

آیت 17تا20:ان منکرین کو اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان قدرتوں میں غور و فکر کرکے اس کی وحدانیت پر ایمان لے آنا چاہیے:
اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ (17) وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ (18) وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ(19)وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ(20)

آیت 21تا26: حضور اقدس ﷺ کے لیے تسلی کہ آپ کا کام صرف نصیحت کرنا ہے، ان میں سے جو لوگ بھی نصیحت سے منہ موڑیں گے انھیں اللہ تعالیٰ بڑا عذاب دیں گے کہ انھیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، پھر وہاں ان سے ہر بات کا حساب لیا جائے گا:
فَذَکِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَکِّرٌ (21) لَّسْتَ عَلَیْھِمْ بِمُصَیْطِرٍ (22) اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَکَفَرَ (23) فَیُعَذِّبُہُ اللّٰہُ الْعَذَابَ الْاَکْبَرَ (24)اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ (25)ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ (26)

بندہ مبین الرحمٰن

20شعبان 1443ھ/24مارچ2022

خلاصۃ سورۃ الْفَجْر

سورت کا تعارف:

1۔"اَلْفَجر" کے معنی ہیں: صبح کا وقت، دن کا آغاز۔ اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے فجر کی قسم کھائی ہے۔

2۔ یہ قرآن کریم کی 89 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی تیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

قیامت ضرور واقع ہوگی اور نافرمانوں کو سزا ضرور ملے گی۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ پانچ قسمیں کھا کر اس بات کا بیان کہ قیامت ضرور واقع ہوگی اور اس میں نافرمانوں اور سرکشوں کو ضرور سزا ملے گی جیسا کہ قومِ عاد، قومِ ثمود اور فرعون کی سرکشی اور فساد کی وجہ سے انھیں سخت سزا دی گئی۔

2۔ نعمت ملنے اور نعمت چھن جانے کے وقت انسان کی آزمائش کا بیان۔ نیز اس بات کی مذمت کہ یہ انسان مال کی محبت میں نہ تو یتیم کی مدد کرتا ہے، نہ ہی مساکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا ہے اور نہ ہی میراث میں سے حق دار کا حق ادا کرتا ہے، بلکہ سارا مال خود ہی سمیٹنے کی کوشش کرتا ہے۔

3۔ قیامت کے بعض ہولناک مناظر ذکر کرکے اس بات کا بیان کہ اس دن لوگ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے: کچھ تو وہ ہوں گے جو اپنے کیے پر افسوس کریں گے لیکن یہ افسوس ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے گا، جبکہ نفسِ مطمئنہ کے حامل لوگوں کو رب کی رضا اور جنت میں داخلے کی خوشخبری سنائی جائے گی۔ واضح رہے کہ نفسِ مطمئنہ سے مراد انسان کا وہ دل ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے کرتے بالکل سکون پا گیا ہو اور نافرمانی سے محفوظ ہو گیا ہو۔(آسان ترجمہ قرآن)

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا5: پانچ قسمیں کھا کر بتلایا گیا کہ قیامت ضرور واقع ہوگی اور اس میں نافرمانوں اور سرکشوں کو ضرور سزا ملے گی:

وَالْفَجْرِ (1) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (2) وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (3) وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (4) هَلْ فِىْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِىْ حِجْرٍ (5)

آیت 6تا14: گذشتہ نافرمانوں اور سرکشوں جیسے قومِ عاد، قومِ ثمود اور فرعون کی سرکشی اور فساد کا ذکر کرکے بتلایا گیا کہ

انھیں اللہ تعالی نے سخت سے سخت سزادی، اسی طرح اللہ تعالی سرکشوں کو سزاضرور دے گا:

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (6) اِرَمَ ذَاتِ الۡعِمَادِ (7) الَّتِىۡ لَمۡ يُخۡلَقۡ مِثۡلُهَا فِى الۡبِلَادِ (8) وَثَمُوۡدَ الَّذِيۡنَ جَابُوا الصَّخۡرَ بِالۡوَادِ (9) وَفِرۡعَوۡنَ ذِى الۡاَوۡتَادِ (10) الَّذِيۡنَ طَغَوۡا فِى الۡبِلَادِ (11) فَاَكۡثَرُوۡا فِيۡهَا الۡفَسَادَ (12) فَصَبَّ عَلَيۡهِمۡ رَبُّكَ سَوۡطَ عَذَابٍ (13) اِنَّ رَبَّكَ لَبِالۡمِرۡصَادِ (14)

آیت 15تا20: آزمائش کے وقت انسان کی حالت کا بیان کہ اسے جب نعمت دے کرآزمایاجاتاہے تووہ بہت خوش ہوتاہے، لیکن جب نعمت چھین کراور رزق میں کمی کرکے آزمایاجاتاہے تووہ اس کو اپنی توہین سمجھتاہے اور شکایتوں پہ اُتر آتاہے۔ پھر یہ بتلایاگیاکہ انسان مال کی محبت میں نہ تو یتیم کی مدد کرتاہے، نہ ہی کسی اور کو اس بات کی ترغیب دیتاہے کہ وہ مساکین کو کھانا کھلائے، حتی کہ میراث میں سے بھی حق دار کا حق ادانہیں کرتا، بلکہ سارامال خود ہی سمیٹ لیتاہے، حالاں کہ ایسا ہر گز نہیں ہوناچاہیے:

فَاَمَّا الۡاِنۡسَانُ اِذَا مَا ابۡتَلٰٮهُ رَبُّهٗ فَاَكۡرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَكۡرَمَنِ (15) وَاَمَّاۤ اِذَا مَا ابۡتَلٰٮهُ فَقَدَرَ عَلَيۡهِ رِزۡقَهٗ فَيَقُوۡلُ رَبِّىۡۤ اَهَانَنِ (16) كَلَّا بَلْ لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡيَتِيۡمَ (17) وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰى طَعَامِ الۡمِسۡكِيۡنِ (18) وَتَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَكۡلًا لَّمًّا (19) وَّتُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا (20)

آیت 21تا30: قیامت کے بعض ہولناک مناظر ذکر کرکے فرمایاگیاکہ اس دن لوگ دو حصوں میں تقسیم ہوجائیں گے: کچھ تووہ ہوں گے جو اپنے کیے پر افسوس کریں گے لیکن یہ افسوس ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے گا، جبکہ نفسِ مطمئنہ کے حامل لوگوں کو رب کی رضااور جنت میں داخلے کی خوشخبری سنائی جائے گی:

كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الۡاَرۡضُ دَكًّا دَكًّا (21) وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالۡمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (22) وَجِاىۡٓءَ يَوۡمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ يَوۡمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكۡرٰى (23) يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ قَدَّمۡتُ لِحَيَاتِىۡ (24) فَيَوۡمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ (25) وَّلَا يُوۡثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ (26) يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ (27) ارۡجِعِىۡۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً (28) فَادۡخُلِىۡ فِىۡ عِبٰدِىۡ (29) وَادۡخُلِىۡ جَنَّتِىۡ (30)

بندہ مبین الرحمٰن

22شعبان1443ھ/26مارچ2022

خلاصۃ سورۃ الْبَلَد

سورت کا تعارف:

1۔''اَلْبَلَد'' کے معنی ہیں: شہر۔ یہاں مکہ مکرمہ مراد ہے۔اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالی نے مکہ کی قسم کھائی ہے۔

2۔یہ قرآن کریم کی 90 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی بیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

دنیاآزمائش اور محنت کی جگہ ہے، یہاں انسان جو کچھ کرتا ہے اس کا بدلہ آخرت میں اسے ضرور ملے گا۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ تین قسمیں کھا کر اس بات کا بیان کہ انسان کی زندگی مشقت، آزمائش اور تکالیف پر مشتمل رہتی ہے، اس لیے اسے مغرور نہیں ہونا چاہیے۔

2۔جن لوگوں کواپنی طاقت پر گھمنڈ ہے اور وہ فخر وریا کے طور پر مال خرچ کرتے ہیں،اُن کے لیے تنبیہ۔

3۔دنیا میں ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والے آخرت میں کامیاب ہوں گے، جبکہ کفر کرنے والوں اور قرآنی آیات کا انکار کرنے والوں کے لیے آخرت میں سخت ترین عذاب تیار ہے۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا4: تین قسمیں کھا کر بتلایا کہ انسان کی زندگی مشقت، آزمائش اور تکالیف پر مشتمل رہتی ہے، اس لیے اسے مغرور نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اصل آرام وراحت کی زندگی تو جنت کی زندگی ہے، جس کے لیے ہر ایک کو تیاری کرنی چاہیے:

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (1) وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ (2) وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (3) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ (4)

آیت 5تا10: جن لوگوں کو اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے اور وہ فخر وریا کے طور پر مال خرچ کرتے ہیں، اُنھیں آنکھوں سمیت متعدد نعمتیں یاد دلا کر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر بڑی قدرت رکھتا ہے اور یہ سب کچھ وہ دیکھ رہا ہے:

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ (5) يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (6) اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ (7) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ (8) وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ (9) وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (10)

آیت 11تا20: انسان کو چاہیے کہ وہ دنیامیں ایمان لے آئے، نیک اعمال کرے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی رکھے تو آخرت میں اس کے لیے زبردست کامیابی ہوگی، ورنہ تو جو لوگ کفر میں مبتلا ہیں اور قرآنی آیات کو جھٹلاتے ہیں تو ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب تیار ہے:

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (11) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ (12) فَكُّ رَقَبَةٍ (13) اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ (14) يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (15) اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ (16) ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (17) اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ (18) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ (19) عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ (20)

بندہ مبین الرحمٰن

25شعبان 1443ھ/29مارچ2022

خلاصۂ سورۃ الشَّمْس

سورت کا تعارف:

1۔"اَلشَّمْس" کے معنی ہیں: سورج۔اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے سورج کی بھی قسم کھائی ہے۔

2۔یہ قرآن کریم کی 91نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی پندرہ آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

کامیاب شخص وہی ہے جس نے اپنا تزکیہ کر لیا، یعنی اپنے آپ کو غلط عقائد اور بُرے اعمال و اخلاق سے پاک کر کے اچھے عقائد اور اچھے اعمال و اخلاق سے مزیّن کیا۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔گیارہ قسمیں کھا کر اس بات کا بیان کہ انسان کے اندر خیر اور شر دونوں طرح کی صلاحتیں ودیعت رکھ کر اختیار دے دیا گیا ہے، سو جس شخص نے اپنا تزکیہ کر لیا تو وہ کامیاب ہے، ورنہ تو ناکام ہے۔واضح رہے کہ جب انسان مسلسل اپنے نفس کا تزکیہ کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس کا نفس پاکیزہ ہو کر نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے، جس کا ذکر سورۃ الفجر میں موجود ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

2۔مذکورہ بات کو سمجھانے کے لیے قومِ ثمود کی مثال پیش کی کہ انھوں نے شر، نافرمانی اور گناہ کا راستہ منتخب کر کے سرکشی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں کڑی سے کڑی سزا دی۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1تا10: گیارہ قسمیں کھا کر بتلایا کہ انسان کے اندر خیر و تقویٰ اور شر و گناہ دونوں طرح کی صلاحتیں ودیعت رکھ کر اختیار دے دیا گیا ہے، سو جس شخص نے اپنا تزکیہ کیا یعنی اپنے آپ کو غلط عقائد اور بُرے اعمال و اخلاق سے پاک کر کے اچھے عقائد اور اچھے اعمال و اخلاق سے مزیّن کیا تو وہ کامیاب ہے، لیکن جس شخص نے اپنے آپ کو غلط عقائد اور بُرے اعمال و اخلاق سے ناپاک رکھا تو وہ ناکام ہے:

وَالشَّمْسِ وَضُحٰـهَا (1) وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰـهَا (2) وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰـهَا (3) وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰـهَا (4) وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰـهَا (5) وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰـهَا (6) وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىـهَا (7) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا

وَتَقْوٰىهَا (8) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (9) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (10)

آیت 11تا15: قومِ ثمود ہی کی مثال لے لیجیے کہ انھوں نے شر، نافرمانی اور گناہ کا راستہ منتخب کر کے سرکشی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں کڑی سے کڑی سزا دی۔ اس لیے ہر ایک شخص کو ان سے عبرت حاصل کرتے ہوئے سرکشی کا راستہ ترک کر دینا چاہیے:

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا (11) اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰىهَا (12) فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا (13) فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا (14) وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا (15)

بندہ مبین الرحمٰن

25 شعبان 1443ھ/29 مارچ 2022

خلاصۂ سورۃ الّیل

سورت کا تعارف:

1۔ ''اَلّیْل'' کے معنیٰ ہیں: رات۔ اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے رات کی بھی قسم کھائی ہے۔

2۔ یہ قرآن کریم کی 92 نمبر سورت ہے، جو کہ مکّی ہے اور اس کی اکیس آیات ہیں۔

سورت کا موضوع:

- انسان جس طرح عمل اور کوشش کرے گا اُس کا بدلہ بھی اُسی طرح ملے گا۔
- اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی مذمت۔

سورت کے مضامین کا خلاصہ:

1۔ تین قسمیں کھا کر اس بات کا بیان کہ انسان جس طرح عمل اور کوشش کرے گا اُس کو اسی طرح بدلہ ملے گا، وہ اگر اچھائی کرے گا تو اس کو اچھا بدلہ ملے گا، لیکن اگر وہ برائی کا ارتکاب کرے گا تو اس کو اس کی سزا ملے گی۔

2۔ تین اچھی صفات یعنی سخاوت، تقویٰ اور ایمان اختیار کرنے پر جنت کے وعدے، جبکہ ان کے مقابلے میں تین بُری صفات یعنی بخل، نافرمانی اور کفر اختیار کرنے پر جہنم کی وعید کا بیان۔

3۔ جہنم کی آگ سے ڈرا کر اس بات کا بیان کہ اس میں وہ بد بخت ہی داخل ہو گا جو ایمان اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑے گا، لیکن جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور اللہ کی رضا کے لیے اپنا مال خرچ کرے تو وہ اس آگ سے محفوظ رہے گا۔

سورت کا تفصیلی خلاصہ:

آیت 1 تا 13: تین قسمیں کھا کر بتلایا کہ انسان کی کوششیں مختلف ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اس کے نتائج بھی مختلف ہوتے ہیں کہ کوئی متقی ہے تو کوئی نافرمان، کوئی سخی ہے تو کوئی بخیل، کوئی مؤمن ہے تو کوئی کافر۔ الغرض وہ جس طرح عمل اور کوشش کرے گا اُس کو اسی طرح بدلہ ملے گا، وہ اگر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرے گا، تقویٰ اختیار کرے گا اور ایمان پر قائم رہے گا تو اس کو جنت عطا ہو گی، لیکن اگر وہ بخل کرے گا، اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے بے نیازی اختیار کرے گا اور کفر اپنائے گا تو وہ جہنم میں داخل ہو گا، پھر آخرت میں اس کا یہ مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا:

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى (1) وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى (2) وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى (3) اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى (4) فَاَمَّا

مَنْ اَعۡطٰى وَاتَّقٰى (5) وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰى (6) فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡيُسۡرٰى (7) وَاَمَّا مَنۡۢ بَخِلَ وَاسۡتَغۡنٰى (8)
وَكَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰى (9) فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلۡعُسۡرٰى (10) وَمَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى (11) اِنَّ عَلَيۡنَا
لَلۡهُدٰى (12) وَاِنَّ لَنَا لَلۡاٰخِرَةَ وَالۡاُوۡلٰى (13)

آیت 14تا21: لوگوں کو جہنم کی آگ سے ڈرایا گیا، جس میں وہ بدبخت ہی داخل ہوگا جس نے حق کو جھٹلایا اور منہ موڑا۔ البتہ وہ شخص جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا جو تقویٰ اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مال خرچ کرے، اُس کو اللہ تعالیٰ اتنا اجر دے گا کہ وہ راضی اور خوش ہو جائے گا۔ حضرات مفسرین کے مطابق فضیلت پر مشتمل یہ آخری پانچ آیات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مال خرچ کرتے تھے، البتہ اس اعتبار سے یہ آیات عام ہیں کہ جو شخص بھی یہ اچھا عمل کرے گا تو اس کو بھی یہ اچھا بدلہ ملے گا:

فَاَنۡذَرۡتُكُمۡ نَارًا تَلَظّٰى (14) لَا يَصۡلٰٮهَاۤ اِلَّا الۡاَشۡقَى (15) الَّذِىۡ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى (16) وَسَيُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى
(17) الَّذِىۡ يُؤۡتِىۡ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى (18) وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِّعۡمَةٍ تُجۡزٰٓى (19) اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِ
الۡاَعۡلٰى (20) وَلَسَوۡفَ يَرۡضٰى (21)

بندہ مبین الرحمٰن

2ذوالقعدہ1443ھ/2جون2022